AL-HIKMAH INTERNATIONAL

خطبہ جمعہ

بعنوان

شبہات کے فتنے اور اُن کا علاج (2)

سلسلة منبر الحكمة

236

بتاریخ: 05 جنوری 2021

بمطابق: ٢٢ جمادی الثانیة ١٤٤٢ ھ

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

①......شبہات کے فتنے وجوہات اور علاج کی صورتیں

②......دین سے انحراف کی تین صورتیں

③...... بدعات کا فتنہ اور بدعات پھیلنے کے اسباب

④......انکارِ حدیث کا فتنہ

⑤......دین میں شدت پسندی کا فتنہ (اسباب اور علاج)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ، لِیُظْھِرَہٗ عَلی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وکفٰی بِاللّٰہِ شَھِیدًا، وأشْھَدُ أن لَا إلٰہَ إلّا اللہُ وَحْدَہ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأشْھَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أمّا بَعْدُ!

﴿لِیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَۃً لِّلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ﴾ [الحج:22]

﴿وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا کَثِیْرٌ مِّنْھُمْ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ﴾ [المائدۃ:71]

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ﴾ [الاعراف:03]

تمھید

متشابہ آیات کو لے کر شیطان بندے کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے، جنھیں سن کر کم فہم اور کم علم لوگ شکوک وشبہات کا شکار ہوجاتے ہیں۔ جب کہ قرآن مجید کی محکم آیات شبہات کی جڑ کاٹنے کو کافی ہیں۔

☆......شیطان یہ حرکتیں اس لیے کرتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو گمراہ کرے اور اس کے دام فریب میں وہ لوگ پھنس جاتے ہیں جن کے دلوں میں کفر ونفاق کا روگ ہوتا ہے یا گناہوں کی وجہ سے ان کے دل سخت ہوچکے ہوتے ہیں۔

دو قسم کے لوگ ان شبہات کا شکار ہوتے ہیں:

پہلی قسم: وہ لوگ جن کے دل میں مرض ہو؛ یعنی جن کا ایمان کمزور اور عمل کم ہو۔ اس قسم کے لوگوں پر معمولی شبہ بھی جلد اثر انداز ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ منافق صفت اور سخت گناہ گار ہوتے ہیں۔ اگر ایک شبہ دور کریں تو چند ساعتوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں نئے فتنے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾ [التوبة:125]

''اور رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے تو اس مرض ان کو ان کی گندگی کے ساتھ مزید گندگی میں زیادہ کر دیا اور وہ اس حال میں مرے کہ وہ کافر تھے۔''

☆...... ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور احکامِ الٰہی کی پیروی کا اہتمام کریں۔ قرآن مجید پر تدبر و فکر اور اسلام کے دینِ حق ہونے کے دلائل کا مطالعہ کرتے ہوئے شہوت پرستی اور شبہات کی مجالس سے دور رہیں۔

دوسری قسم: وہ لوگ جن کے دل سخت ہو گئے، یہ عموماً دنیادار، مادہ پرست اور گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کا دل ہر نئے فتنہ کے آگے چڑھتے سورج کو سلام کی طرح ڈھیر ہو جاتا ہے، ان کے دل شبہات کو قبول کرتے اور اس پر مطمئن ہو جاتے ہیں اور بس دنیاوی لذتوں کی خاطر حق و باطل کی تمیز بھول جاتے ہیں۔

☆...... اس فتنے کا علاج یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو دنیوی زندگی کی وقعت وحیثیت سے آگاہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ زہد و رقائق کی کتابیں اور سلف صالحین کی حیات طیبہ کا مطالعہ مفید ہے۔

☆......مومن بندوں کے حق میں قران مجید نے گواہی دی ہے کہ وہ حق بات پر یقین کرتے اور صراطِ مستقیم اختیار کرتے ہیں۔ انھیں جب کبھی شبہ ہوتا ہے تو وہ اسے محکم دلائل پر پیش کرتے ہیں، اس کی تفسیر کو سمجھنے سے ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ حق بات کی پیروی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ [الحج:54]

''اور اس لیے بھی کہ وہ لوگ جان جائیں جنہیں علم دیا گیا ہو کہ یقیناً یہ حق ہے آپ کے رب کی طرف سے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اس (اللہ) کے آگے جھک جائیں اور یقیناً اللہ اہل ایمان کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔''

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِى كَافِرًا،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا ، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا))

''کالی رات کے ٹکڑوں کی طرح آنے والے فتنوں سے پہلے نیک اعمال بجالانے میں جلد کرو،فتنوں کا ایسا دور آنے والا ہے کہ بندہ صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا یا شام کو کافر ہوگا صبح کو مومن ہوگا دنیا کے معمولی پیشکش کے سامنے اپنے دین کا سودا کردے گا۔''

صحيح مسلم ، ح: 118

☆...... شیطان اور اس کا ٹولہ جتنے بھی شکوک وشبہات اور اعتراض پیدا کرلیں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو سیدھے راستے کی توفیق عنایت عطا کرتا ہے،جس سے وہ یقین کے ساتھ وحی الٰہی پر قائم ہوجاتے ہیں اور شیطانی دھوکے سے بچ جاتے ہیں۔اس طرح وہ دنیا وآخرت کی سعادت سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ [الزمر:55]

''اور پیروی کرو اس کے بہترین پہلو کی جو نازل کیا گیا ہے تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے۔''

......فتنوں میں ملوث ہونے کی وجوہات:

فتنے چھوٹے ہوں یا بڑے،قدیم ہوں یا جدید،ان میں مبتلا ہونے کے بنیادی اسباب پر قابو پانے کی ضرورت ہے، تاکہ مزید فتنوں کی راہ روکی جا سکے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَلَا تَقَعُ فِتْنَةٌ إِلَّا مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ فَإِنَّهُ سُبْحَانَهُ أَمَرَ بِالْحَقِّ وَأَمَرَ بِالصَّبْرِ فَالْفِتْنَةُ إِمَّا مِنْ تَرْكِ الْحَقِّ وَإِمَّا مِنْ تَرْكِ الصَّبْرِ))

''فتنہ تبھی واقع ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کرے۔اللہ تعالیٰ نے حق کو اپنانے کا حکم دیا ہے اور صبر کی تلقین فرمائی ہے،اگر انسان حق سے انحراف کرے یا صبر سے کام نہ لے تو وہ یقیناً وہ فتنوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔''

الاستقامة للامام ابن تيمية1/39

☆...... بے صبری کی وجہ سے ظلم وستم اور قتل وغارت برپا اور بے یقینی کا نتیجہ کفر وشرک کی صورت میں رونما ہوتا ہے۔جب کہ فتنوں سے بچاؤ ایمان ویقین کی دولت اور صبر وتحمل سے کام لینے میں ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کا وصف بیان کیا ہے کہ وہ حکم الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے اور ایمان ویقین کی دولت سے بہرور ہوتے ہیں:

﴿وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ﴾ [السجدة:24]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’اور ہم نے ان میں سے کئی پیشوا بنائے، جو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے، جب انھوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیات پر یقین کرتے تھے۔‘‘

مزید دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ [العصر:04]

’’اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔‘‘

شبہات کے فتنے کی وجوہات

فرقہ واریت اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات کی وجہ بھی حق کو ترک کرنا اور اس سے جہالت برتنا ہے۔ بے صبری اور یقین کی کمزوری دراصل شہوات کے فتنے کی بنیاد ہے۔

ذیل میں فتنہ شبہات کی وجوہات کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے:

①......: علم اور فہم وبصیرت کی کمی سے شکوک وشبہات، کفر ونفاق اور بدعات کے فتنے جنم لیتے ہیں اور خاص طور پر جب اس کے ساتھ باطل پرستی اور بری نیت شامل ہو جائے تو زمین میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔

ایسے لوگوں کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ﴾ [النجم:23]

’’یہ لوگ صرف گمان کے اور ان چیزوں کے پیچھے چل رہے ہیں جو ان کے دل چاہتے ہیں۔‘‘

②......: کتاب وسنت اور فہم سلف سے آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے شبہات جنم لیتے ہیں۔

③......: شریعت کے مقاصد اور نصوص کے درمیان تطبیق وموافقت کا علم نہ ہونے کی بنا پر انسان الجھاؤ کا شکار ہوتا ہے۔

④......: عربی زبان اور تاریخ کی معرفت نہ ہونے کی وجہ سے اور شرعی علوم کے مصادر کی بجائے عام کتابوں کے مطالعہ سے شبہات جنم لیتے ہیں۔

⑤......: متشابہات کی پیروی، اہل علم سے اعراض اور تاویل وتحریف کی راہ اختیار کرنے سے شبہات کے فتنے پیدا ہوتے ہیں۔

⑥......: ضعیف احادیث کو بطور دلیل پیش کرنا، اجتہاد کی صلاحیت نہ ہونے کے باوجود مسائل استنباط کرنا اور شرعی مسائل میں جلد بازی سے کام لینا، فتنوں کا باعث ہے۔

⑦......: دین کے نام پر دھڑے بازی، خواہش پرستی، انانیت اور جدال کی بنیاد پر بھی شبہات کا فتنہ سر اٹھاتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔جیسا کہ موجودہ دور میں فرقہ واریت کی وجہ سے یہ فتنہ عام ہے۔

⑧......: امر بالمعروف اورنھی عن المنکر کے فریضہ کوترک کردینے سے گمراہ وفاسدنظریات جنم لیتے ہیں اور لوگ دین کے صحیح فہم کی بجائے شبہات کا شکار ہوجاتے ہیں۔

شبھات کے فتنے سے علاج کی صورتیں

①......: توحید باری تعالیٰ اور کتاب وسنت کا علم حاصل کرنے سے شبہات کے فتنے کا علاج ممکن ہے۔

②......: اہل علم سے رہنمائی لینے اور سلف وصالحین کے منہج وموقف کوسمجھنے سے شبہات کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

③......: ذکرِ الٰہی، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا اور نیکی کے کاموں پر عمل پیرا ہونا،شبہات سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

④......: تعصب سے گریز، دین کے متعلق بحث ومباحثہ سے اجتناب اور اہل علم کی غیبت کرنے سے بچنا۔

⑤......: عدل وانصاف کا نظام قائم کرنا، دین اور اہل دین کا استہزاء کرنے والوں کوقرار واقعی سزا دینا۔

⑥......: کفر وشرک کی جانب سے مختلف فتنوں اور شکوک وشبہات پھیلانے والوں کا علمی محاکمہ کرتے ہوئے درست موقف کی وضاحت بھی شبہات کے خاتمہ کا ذریعہ ہے۔

⑦......: وسوسوں اور برے خیالات سے اللہ کی تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا۔خاص طور پر معوذتین کومعمول میں شامل کرنے سے خناس شیطان کے شبہات ڈالنے سے اللہ کی پناہ حاصل ہوتی ہے۔

دین سے انحراف کی تین صورتیں

اصل دین اطاعت اور فرماں برداری کا نام ہے، مگر شیطان نے انسان کوگمراہ کر کے شبہات کی راہ دکھا دی۔دین کے نام پر غیر شرعی اعمال کوخوشنما کر کے بدعات اور دین سازی کے گناہ پر آمادہ کیا۔جس سے انسان شخصی تقلید، قبر پرستی، غیر اسلامی نظاموں کی غلامی، حق کے مقابلے میں آباء واجداد کی تقلید اورعقل پرستی کے فتنے میں مبتلا ہوگیا۔

شبہات کے حوالے سے چندفتنوں کا تذکر درج ذیل ہے۔

بدعات کا فتنہ

اسلام ایک مکمل دین ہے، اس میں کسی قسم کی کمی وزیادتی کی بالکل گنجائش نہیں۔جب کہ بدعات دین میں ایسی ایجاد کو کہتے ہیں جس کا ثبوت کتاب وسنت اور سلفِ امت کے اجماع سے نہ ملتا ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[المائدة:03]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کرلیا۔''

☆......سب سے بہترین بات اللہ تعالیٰ کی اور بہترین طریقہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور بدترین کام دین میں بدعت ایجاد کرنا ہے۔ کیونکہ بدعات، دین کے نام پر اسلامی تعلیمات میں رخنہ پیدا کرنے کا سبب ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے:

((إِنَّ أَبْغَضَ الْأُمُورِ إِلَى اللّٰهِ الْبِدَعُ))

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ کام بدعت ہے۔''

السنن الکبریٰ للامام البیہقی ، 519/4، ح: 8573

☆......دین کو مکمل کردینے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے تمام ارکان، فرائض، سنن، حدود، احکام اور حلال وحرام بیان کردیے گئے ہیں اور کفر وشرک کا خاتمہ کرکے اس نعمت کو مکمل کردیا گیا ہے۔ اب اگر کوئی اس میں تبدیلی یا اضافہ کرے گا، وہ دین نہیں ہوسکتا، بلکہ وہ بدعت ہے، جو سراسر گمراہی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ ، فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔''

صحیح البخاری:2697

☆......سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً ، فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ ، كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))

''جس نے اسلام میں کسی برے طریقے کی ابتدا کی، اس کا بوجھ اسی پر ہے اور ان کا بھی جنھوں نے اس کے بعد اس پر عمل کیا، اس کے بغیر کہ ان کے بوجھ (گناہ) میں کوئی کمی ہو۔''

صحیح مسلم:1017

☆......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ صَاحِبِ كُلِّ بِدْعَةٍ))

''اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی شخص سے توبہ کو روک دیا ہے۔'' (جب تک بدعت ترک نہیں کرتا توبہ قبول نہیں ہوگی)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[حسن] المعجم الاوسط، 281/4، ح:4202

بدعات پھیلنے کے اسباب

1......: شرعی علوم سے ناواقفیت:

جو لوگ دین سے ناواقف ہوتے ہیں، صحیح اور ضعیف حدیث میں فرق نہیں جانتے، وہ جلد بدعت کے مرتکب اور ان کے پھیلاؤ کا آلہ کار بن جاتے ہیں۔ عموماً اہل بدعت ضعیف اور موضوع قسم کی حدیثوں کا سہارا لے کر عوام کے سامنے پیش کرتے اور اپنے مزعومہ افکار و نظریات کو پھیلاتے ہیں۔

2......: عربی زبان سے عدمِ معرفت:

دین اسلام عربی زبان میں نازل ہوا ہے، قرآن، نبی کرم ﷺ اور ذخیرہ احادیث سبھی کی زبان عربی ہے، پھر جو لوگ عربی زبان نہیں جانتے، دین کو اپنی مادری زبان کے کتابچوں سے پڑھ کر سمجھتے یا ہر قسم کے دینی لٹریچر کو مستند جان کر شرعی علوم کا ذریعہ بناتے ہیں، علماء سے قرآنی آیات و احادیث کا مفہوم نہیں سمجھتے تو وہ بھی بدعات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کتاب و سنت کی صحیح سمجھ حاصل کرنے کے لیے عربی زبان کا جاننا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ [یوسف:02]

''یقیناً ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو۔''

3......: بغیر علم کے کوئی بات کہنا اور تسلیم کر لینا:

اللہ تعالیٰ نے بغیر علم کے بات کرنے سے منع کیا ہے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ کم علم لوگ رائے اور قیاس سے فتویٰ دیں گے۔

علم وہ ہے جس کا یقین ہو، وہم و گمان کے پیچھے چلنا منع ہے، کیونکہ گمان علم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بغیر وحی اور علم کے بات کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ [الاسراء:36]

''اور اس چیز کا پیچھا نہ کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں۔''

☆...... بغیر تحقیق کے رسول اللہ ﷺ کی حدیث آگے بیان کرنا۔ اسی طرح قرآن و حدیث کی موجودگی میں کسی کی شخصی رائے یا قیاس پر عمل کرنا اور ہر سنی سنائی بات بلا تحقیق بیان کر دینا جائز نہیں ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر وہ بات آگے بیان کردے جو اس نے سنی ہو۔“

صحیح مسلم:

4......حق بات کو چھپانا:

بدعت کے پھیلنے کا بڑا ذریعہ جانتے بوجھتے حق بات کو چھپانا ہے۔خواہش پرستی اور جاہ ومنصب کے لیے ایسے جرم کا ارتکاب کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ،فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾ [البقرۃ:159]

”بے شک جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح دلیلوں اور ہدایت میں سے اتارا ہے،اس کے بعد کہ ہم نے اسے لوگوں کے لیے کتاب میں کھول کر بیان کر دیا ہے،ایسے لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں۔“

5......کفار کی مشابہت اختیار کرنا:

غیر مذہب لوگوں کی مشابہت اختیار کرنا،مثلاً:ان کے تہواروں،وضع قطع،تہذیب ومعاشرت اور خاص رنگ اپنانا وغیرہ،جس سے کفار کی مشابہت لازم آتی ہے،یہ سب شرعاً حرام ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

”جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ اسی میں سے ہے۔“

[صحیح] سنن ابوداود:4031

6......آباء واجداد کی تقلید کرنا:

جو قومیں اپنے آباء واجداد کے طور طریقے کی تقلید کرتی ہیں،وہ بدعات اور رسوم ورواج کا شکار ہو جاتی ہیں۔حق کو اپنانے اور اطاعت کے راستے میں تقلید آباء بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ﴾ [البقرۃ:170]

”اور ان سے جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو۔تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باب داداؤں کو پایا۔گو ان کے باپ دادا بےعقل اور گم کردہ راہ ہوں۔"

انکارِ حدیث کا فتنہ

انکارِ حدیث کا فتنہ اصل میں حدیث کو دین کا مصدر نہ ماننا اور شرعی احکام کے لیے حجت تسلیم نہ کرنا ہے۔ انکارِ حدیث کی بنیاد عقل پرستی ہے۔منکرینِ حدیث کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

پہلی قسم: یہ وہ لوگ ہیں جو صاف اور صریح الفاظ میں حدیث کی حیثیت اور حجیت کا انکار کرتے ہیں، جیسے: عبداللہ چکڑالوی اور غلام احمد پرویز وغیرہ۔

دوسری قسم: جو صریح الفاظ میں انکار تو نہیں کرتے ،لیکن دعوت الی القرآن کا لبادہ اور سہارا لے کر انکارِ حدیث کرتے ہیں۔ چونکہ چنانچہ، اگر، مگر اور تاویلاتِ باطلہ سے کام لیتے ہیں، اصولِ حدیث اور اصولِ فقہ کا لحاظ نہیں رکھتے بلکہ اپنی من مانی سے کام لیتے ہیں۔ان لوگوں کے سرخیل سر سید احمد خان سے جاوید احمد غامدی تک اور ان کے تلامذہ اس مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

عقل سے ماوراء چیز کا انکار:

انکارِ حدیث اصل میں انکارِ قرآن ہے، یہی وجہ ہے کہ جو لوگ احادیث کو نہیں مانتے یا انکی حجیت کا انکار کرتے ہیں وہ قرآن میں موجود بہت سے معجزات کا انکار کرتے ہیں۔اس سلسلے کے سرخیل سر سید احمد خان نے عقل پرستی کی وجہ سے بہت سی قرآنی آیات میں معجزات کا انکار کیا ہے یا پھر ان آیات کی باطل تاویل کرنے کی مذموم سعی کی ہے۔

فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ

حدیث کا انکار کرنے والے کسی بھی دور کے ہوں، اپنی زندگی کے روزمرہ کے اعمال صرف قرآن سے ثابت نہیں کر سکتے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ [التین:04]

"بلاشبہ ہم نے انسان کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔"

☆......اگر اللہ تعالیٰ نے انسان کو شکل وصورت میں سب سے اچھا بنایا ہے تو یہ لوگ ختنہ کیوں کرتے ہیں؟

اگر حدیث حجت نہیں تو یہ لوگ شادی بیاہ کا طریقہ کہاں سے لیتے ہیں؟ نماز کا حکم قرآن میں ہے،لیکن اس کے پڑھنے کا طریقہ کہاں ہے؟ زکاۃ کا حکم قرآن پاک میں ہے،لیکن اس کی تفصیل کہاں ہے؟ الغرض بہت سے مسائل ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ جن کا حل حدیث کو حجت تسلیم کیے بغیر ممکن نہیں۔

اس لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو ایک ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا۔ سنت کی اتباع اور اطاعت گزاری ہی بدعات سے بچنے کا واحد حل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ [الحشر:07]

''اور جو کچھ رسول (ﷺ) تم لوگوں کو دے دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔''

فتنہ انکارِ حدیث کے اسباب:

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

انکارِ حدیث احساسِ کمتری کی پیداوار ہے۔ جب یہ حضرات کسی مخالف کا اعتراض سنتے ہیں تو چونکہ یہ قرآن وسنت اور اس کے مستند مآخذ سے واقف نہیں اور اس کی توجیہ سے ان کا ذہن قاصر ہوتا ہے، اس لیے بھاگنا شروع کر دیتے ہیں جس کی صورت یہی باقی رہتی ہے کہ نصوص کا انکار کر دیں اور احادیث کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم اس کو نہیں مانتے۔

حجیت حدیث ، مولانا محمد اسماعیل سلفی ، ص: 177

مولانا محمد قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ انکارِ حدیث کے اسباب یوں بیان کرتے ہیں:

''انکارِ حدیث کا سب سے پہلا اور بنیادی سبب یہ ہے کہ منکرینِ حدیث راسخ فی علم القرآن ہی نہیں، وہ علم حدیث پر بھی مکمل عبور نہیں رکھتے اور حدیث کی مختلف انواع واقسام اور راویوں سے متعلق فن تنقید وتحقیق سے بے خبر ہوتے ہیں۔ منکرین حدیث میں تطبیق آیات واحادیث کا فن بھی مفقود ہوتا ہے، جس کے لیے مسلسل اور عمیق مطالعہ کی ضرورت ہے اور جس کے بغیر احادیثِ نبوی ﷺ کی صحیح عظمت وافادیت واضح نہیں ہوسکتی۔

مظاہر حق اردو ترجمہ مشکوٰۃ شریف ، محمد قطب الدین ، دیباچہ کتاب ھذا

فتنہ انکارِ حدیث کا نتیجہ:

☆......دشمنانِ رسول اللہ ﷺ کا مقصد صرف انکارِ حدیث تک محدود نہیں بلکہ یہ لوگ اسلامی نظام حیات کو مخدوش کر کے ہر امر و نہی سے آزادی چاہتے ہیں۔ مثلاً: نمازوں کے اوقاتِ خمسہ، تعدادِ رکعات، فرائض و واجبات کی تفصیل، صوم و زکوٰۃ کے مفصل احکام، حج کے مناسک، قربانی، خرید وفروخت، امورِ خانہ داری، ازدواجی معاملات اور معاشرت کے قوانین، ان سب اُمور کی تفصیل حدیث ہی سے ثابت ہے، قرآن میں ہر چیز کا بیان اجمالاً ہے جس کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تشریح اور تفصیل حدیث مصطفی ﷺ میں ہے۔

دین میں شدت پسندی کا فتنہ

جب شیطان شبہات ڈالنے سے عاجز آ جائے تو دین میں شدت پسندی کی راہ دکھاتا ہے، دین پر عمل کرنے والے اور متمسک شخص کو شدت کی راہ پر چلا دیتا ہے۔ دین کے نام پر انتہاء پسندی اور شدت پسندی ایک ہی فتنے کے دو نام ہیں۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ))

''بے شک دین اسلام بہت آسان ہے، جو شخص اس دین میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا۔''

صحیح البخاری:39

☆......انتہا پسندی ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس میں کوئی انسان ہر چیز یا ہر واقعہ کو صرف ایک ہی زاویہ نظر سے دیکھے اور اختلافِ رائے کو بالکل برداشت نہ کرتا ہو۔ بہ الفاظِ دیگر، اختلافِ رائے کو برداشت نہ کرنے اور تشدد کا راستہ اختیار کرنے سے معاشرہ جہنم کدہ بن جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات اور قرآن مجید کی نظر میں شرک، زمین میں فساد اور اللہ کی راہ روکنے والا ہر برا رویہ فتنہ ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ [البقرة:191]

''اور فتنہ قتل وغارت سے بھی سخت (جرم) ہے۔''

☆......اسلام جسم اور روح کے درمیان، عقل اور دل کے مابین، حقوق وفرائض کے مابین، اور دنیا اور آخرت کے جملہ معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیتا ہے۔ یہ امت افراط وتفریط سے ہٹ کر عدل پر قائم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ [البقرة:143]

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں سب سے بہتر امت بنایا، تاکہ تم لوگوں پر شہادت دینے والے بنو اور رسول تم پر شہادت دینے والا بنے۔''

......شدت پسندی کی مثال:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد قریش کے درمیان مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد اللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! عدل فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَمَنْ يُطِعِ اللهَ إِنْ عَصَيْتُهُ ، أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟))

''اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اس کی فرمانبرداری کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے روئے زمین پر دیانت دار بنا کر بھیجا ہے۔ کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟''

اس کی گستاخی پر ایک صحابی نے اسے قتل کی اجازت چاہی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روک دیا، پھر وہ شخص وہاں سے چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ ضِئْضِءِ هَذَا ، قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الأَوْثَانِ ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ))

''اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے، جو قرآن کی تلاوت تو کریں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہے تو میں ان کو اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد (عذاب الٰہی سے) قتل ہوئی (کہ ایک بھی باقی نہ بچا)۔''

صحیح البخاری:3344

انتہاء پسندی کے اسباب اور علاج

انسان میں انتہا پسندی و تشدد لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے آتی ہے۔ اگر انسان کے پاس علم اور دلائل موجود ہوں تو وہ باوقار طریقے سے گفتگو کرتا اور ناپسندیدہ باتوں سے صرفِ نظر کرتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو نرمی سے توحید کی دعوت پیش کی، لیکن باپ غصے میں رجم کرنے اور گھر چھوڑنے کی دھمکی دینے لگا۔

تشدد اور جہالت کا خاتمہ علم اور دلائل ہی سے ممکن ہے، جبکہ دین اسلام دلائل پر قائم ہے۔ انتہا پسندی، تشدد اور غلو سب کا اللہ تعالیٰ نے رد کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ﴾ [المائدۃ:77]

''کہو، اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو۔''

☆......انتہا پسندی اور فرقہ واریت کا اصل علاج نرم گوئی اور نرم مزاجی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ اور سیدنا ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا:

﴿فَقُوْلَا لَه قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّه يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى﴾ [طه:44]

''اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا، شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے۔''

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لِاَخِيهِ يَا كَافِرُ ، فَقَدْ بَاءَ بِهِ اَحَدُهُمَا))

''جو اپنے بھائی کو کافر کہے تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔''

صحیح البخاری:6103

امام بخاری باب من كفّر اخاه بغير تاويله کا عنوان قائم کر کے یہ واضح کیا کہ جس نے مسلمان کو حقیقی کافر کہا، تو اُس نے اُسے اللہ کا منکر بنا دیا۔

تقریر، تحریر، تدریس وغیرہ میں ایسی سرگرمیوں سے گریز کیا جائے جس میں عدم برداشت کا پہلو ہو۔حکومت اور علماء کے تعاون سے بورڈ تشکیل دیا جائے جو انتہا پسندی کے خاتمہ کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

مزید ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جس سے انتہا پسندی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو کم کیا جا سکے۔اللہ تعالیٰ ہمیں تشدد و انتہا پسندی سے محفوظ رکھے اور راہ اعتدال پر چلنے کی توفیق دے۔آمین

......فتنوں سے بچنے کی جامع دعا:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اللّٰهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ فِعْلَ الخَيْرَاتِ ، وَتَرْكَ المُنْكَرَاتِ ، وَحُبَّ المَسَاكِينِ ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي ، وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ))

''اے اللہ! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے اور منکرات (ناپسندیدہ کاموں) سے بچنے کی توفیق مانگتا ہوں، اور مسکینوں سے محبت چاہتا ہوں، اور سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما، اور جب تو اپنے بندوں کے ساتھ فتنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا کیے بغیر اپنی طرف بلا لینا۔''

[صحیح] سنن الترمذی:3235

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03424449009	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211
03034125519	03017138746	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com